

106815- خاتون کیلئے گھر سے باہر ملازمت کرنے کے اصول

سوال

میں انجینئرنگ کالج کی طالبہ ہوں میری عمر 20 سال ہے، میں اپنے تعلیمی اخراجات پورے کرنے کیلئے گرمی کی چھٹیوں میں ایک لائبریری میں دستاویزات کی فوٹوکاپی کا کام کرتی ہوں، تو کیا اس سے مجھے گناہ ہوگا؟ واضح رہے کہ میں کام کے دوران نقاب لیکر رکھتی ہوں، اور مجھے بسا اوقات ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاید میرے کام کرنے کی وجہ سے کوئی دیندار رشتہ نہیں آتا۔

پسندیدہ جواب

اصولی طور پر تو یہ ہے کہ عورت اپنے گھر میں ہی رہے اور گھر سے باہر ضرورت کے وقت ہی جائے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَى﴾.

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو، پہلے دور جاہلیت کی طرح غیروں کے سامنے اظہار زینت مت کرو۔ [الأحزاب: 33]

یہ حکم اگرچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کیلئے ہے لیکن تمام مومنوں کی بیویاں بھی اس حکم میں ان کے ماتحت ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو مخاطب اس لیے کیا ہے کہ ان کی شان اور قدر و منزلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے بہت بلند ہے اور تمام امہات المؤمنین دیگر مومنوں کی بیویوں کیلئے نمونہ ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (خاتون چھپانے کی چیز ہے، جب خاتون گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے تاڑتا ہے، اور عورت اللہ تعالیٰ کے قریب تر اس وقت ہوتی ہے جب وہ گھر کے اندرونی حصے میں ہو)

اس روایت کو ابن جان اور ابن خزیمہ نے نقل کیا ہے، اور ابانی نے سلسلہ صحیحہ میں (2688) اسے صحیح قرار دیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کی مسجد میں نماز ادا کرنے سے متعلق فرمایا: (ان کے گھرانے کیلئے بہتر ہیں) ابوداؤد: (567) اسے ابانی نے صحیح ابوداؤد میں صحیح قرار دیا ہے۔

مزید کیلئے آپ سوال نمبر: (6742) کا مطالعہ کریں

دوم:

عورت کیلئے ملازمت کی خاطر گھر سے نکلنا جائز ہے، لیکن اس کے کچھ اصول و ضوابط ہیں اگر یہ موجود ہوں تو عورت کیلئے کام کی غرض سے باہر نکلنا جائز ہوگا، جیسے:

— عورت کو کام کرنے کی ضرورت ہو، اور اپنی ضروریات پوری کرنے کیلئے ملازمت کو آمدن کا ذریعہ بنانے، جیسے کہ آپ کی صورت حال میں موجود ہے۔

— کام ایسا ہو جو جسم، تخلیق، اور مزاج ہر اعتبار سے صفت نازک کے ساتھ میل رکھتا ہو، مثلاً: طب، نرسنگ، تدریس، سلائی کڑھائی وغیرہ۔

— ملازمت کی جگہ صرف خواتین کام کرتی ہوں، وہاں پر اجنبی لوگوں کے ساتھ اختلاط نہ ہو۔

— کام کے دوران عورت شرعی حجاب کا مکمل اہتمام کرے۔

— کام کی وجہ سے بغیر محرم کے سفر کرنا نہ پڑے۔

— کام کیلئے جاتے ہوئے کسی حرام کام کا ارتکاب نہ کرنا پڑے، مثلاً: ڈرائیور کے ساتھ تنہا سفر کرنا، اجنبی مردوں تک پہنچنے والی خوشبو لگانا وغیرہ۔

— ملازمت کی وجہ سے ضروری امور میں خلل پیدا نہ ہو، مثلاً: گھر کی دیکھ بھال، شوہر اور اولاد کی ضروریات وقت پر پوری کرنا۔

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"عورت کیلئے ملازمت کی جگہ ایسی ہونی چاہیے جہاں: صرف عورتیں ہی کام کریں، مثلاً: لڑکیوں کے تعلیمی اداروں میں کام کرے، چاہے وہاں پر کام ادارتی ہو یا فنی، اپنے گھر میں رہتے ہوئے خواتین کے کپڑے وغیرہ سلائی کرے، یا اسی طرح کا کوئی اور کام کرے۔"

لہذا ایسی جگہیں جہاں پر مرد حضرات کام کرتے ہوں تو وہاں پر عورت کیلئے کام کرنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اس سے مردوں کے ساتھ اختلاط لازم آئے گا، اور یہ بہت سنگین نوعیت کا فتنہ ہے جس سے بچنا انتہائی ضروری ہے، یہ بات ذہن نشین کرنا بھی ضروری ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (میرے بعد مردوں کیلئے خواتین سے بڑا کوئی فتنہ نہیں ہوگا، بنی اسرائیل کی آزمائش بھی خواتین کے ذریعے ہوئی تھی) اس لیے گھر کے سربراہ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ فتنوں کی جگہوں اور فتنوں کے اسباب سے اپنے اہل خانہ کو بچا کر رکھے "انتہی فتاویٰ المرأة المسلمة" (981/2)

اگر یہ تمام شرائط آپ کے کام کرنے کی جگہ میں پائی جائیں تو ان شاء اللہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک رفیق حیات نصیب فرمائے، بیشک وہ اس پر قادر ہے اور وہی یہ کرسکتا ہے۔

واللہ اعلم.